السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا انسان کیلیئے نذر کی جہت تبدیل کرنا جائز ہے ؟ یعنی نذر ماننے اور اس کی جہت متعین کرنے کے بعد جب کوئی اور جہت زیادہ مستحق نظر آئے تو کیا اس میں تبدیلی جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جواب سے قبل اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ انسان کو نذر نہیں ماننی چاہیئے کیونکہ نذر مکروہ یا حرام ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

«انه لا يأتي بخير وانما يُستخرَجُ بِهِ مِنَ البَخيلِ" (صحيح بخاري)

''یہ کوئی خیر نہیں لاتی ہاں البتہ اس کے ساتھ بخیل کا کچھ مال ضرور نکل لیا جاتا ہے''۔

نذر کے ذریعے جس خیر و بھلائی کی توقع کی جاتی ہے ۔ اس کا سبب نذر نہیں ہوتی ۔ بہت سے لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو یہ نذر مانتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے شفا بخشی تو وہ یہ کام کرے گا یا کسی چیز کے گم ہو جانے کی وجہ سے نذر مانتے ہیں کہ اگر ان کی وہ گمشدہ چیز مل گئی تو وہ یہ کام کریں گے لیکن جب انہیں شفا یا گم شدہ چیز حاصل ہو جائے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ چیز انہیں نذر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے بلکہ یہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت بے نیاز ہے کہ سوال کیلیئے وہ کسی شرط کا محتاج ہو لہذا آپ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ وہ اس مریض کو شفا عطا فرمائے یا اس گمشدہ چیز کو واپس لوٹا دے 'نذر کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ نذر ماننے اور مقصود حاصل ہونے کے باعث نذر پورا کرنے میں سستی کرتے ہیں یا اسے پورا کرتے ہی نہیں تو یہ بات بہت خطرناک ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ سماعت فرمائیے :

وَمِنهُم مَن عـٰهَدَ اللَّهَ لَئِن ءاتىٰنا مِن فَضلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكونَنَّ مِنَ الصّـٰلِحينَ ۷۵ فَلَمّا ءاتىٰهُم مِن فَضلِهِ بَخِلوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَهُم مُعرِضونَ ۷۶ فَأَعقَبَهُم نِفاقًا فى قُلوبِهِم إِلىٰ يَومِ يَلقَونَهُ بِما أَخلَفُوا اللَّهَ ما وَعَدوهُ وَبِما كانوا يَكذِبونَ ۷۷ ... سورة التوبة

''اور ان میں بعض ایسے ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنی مہربانی سے مال عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکاروں میں ہو جائیں گے لیکن جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے (مال) دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) روگردانی کر کے پھر بیٹھے تو اللہ نے اس کا انجام یہ کیا کہ اس روز تک کیلیئے جس میں وہ اللہ کے روبرو حاضر ہوں گے 'ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے''۔

لہذا مومن کو نذر نہیں ماننی چاہیئے ۔ اب رہا اس سوال کا جواب تو وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی چیز کے بارے میں نذر مان لے اور پھر وہ یہ دیکھے کہ کوئی دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں سے زیادہ افضل واقرب اور بندگان الٰہی کیلیئے زیادہ نفع بخش ہے تو پھر نذر کو اس کی طرف تبدیل کر دینے میں کوئی حرج نہیں ۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا : یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ سے نوازے تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا ۔

«صَلِّ ہا ہُنا ، ثُمَّ أَعادَ عَلَيهِ ، فَقالَ : صَلِّ ہا ہُنا ، ثُمَّ أَعادَ عَلَيهِ ، فَقالَ : شَأنَكَ إِذَن ۔ (سنن ابي داود)

آپ نے فرمایا تم یہاں نماز پڑھ لو 'اس نے اپنی بات پھر دہرائی تو آپ نے فرمایا تم یہاں نماز پڑھ لو 'اس نے اپنی بات تیسری بار دہرائی تو آپ نے فرمایا : پھر تم جانو''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انسان نذر میں ادنیٰ کو افضل سے بدل دے تو یہ جائز ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص532

محدث فتویٰ